

غلط راستے پر چل نکلے تو جتنا وہ اس راہ پر بڑھتا جائے گا اتنا ہی مقصد سے دور ہوتا جائے گا اور علم کی (روشنی میں) عمل کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی روشن راہ پر چل رہا ہو۔ (تواہ) دیکھنے والے کو چاہیے کہ وہ دیکھے کر آگے کی طرف بڑھ رہا ہے یا پچھے کی طرف پلٹ رہا ہے۔

تمہیں جاننا چاہیے کہ ہر ظاہر کا ویسا ہی باطن ہوتا ہے۔ جس کا ظاہر اچھا ہوتا ہے اس کا باطن بھی اچھا ہوتا ہے اور جس کا ظاہر برا ہوتا ہے اس کا باطن بھی برا ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے جیسا رسول صادق ﷺ نے فرمایا ہے کہ: «اللَّهُ أَكْبَرُ بَنْدَهُ كَوْ (ایمان کی وجہ سے) دوست رکھتا ہے اور اس کے عمل کو برا سمجھتا ہے اور (کہیں) عمل کو دوست رکھتا ہے اور عمل کرنے والے کی ذات سے نفرت کرتا ہے»۔

دیکھو ہر عمل ایک اੰگے والا سبزہ ہے اور ہر سبزہ کیلئے پانی کا ہونا ضروری ہے اور پانی مختلف قسم کا ہوتا ہے۔ جہاں پانی اچھا دیا جائے گا وہاں پر کھتی بھی اچھی ہوگی اور اس کا پھل بھی میٹھا ہو گا اور جہاں پانی برا دیا جائے گا وہاں کھتی بھی بری ہوگی اور پھل بھی کڑوا ہو گا۔

--☆☆--

خطبہ (۱۵۳)

اس میں چکار دھکی عجیب و غریب علقت کا ذکر فرمایا ہے تمام حمد اللہ کیلئے ہے جس کی معرفت کی حقیقت ظاہر کرنے سے اوصاف عاجز ہیں اور اس کی عظمت و بلندی نے عقولوں کو روک دیا ہے، جس سے وہ اس کی سرحد فرمازوائی تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں پاتیں۔

وہ اللہ اقتدار کا مالک ہے اور (سرپاپا) حق اور (حق کا) ظاہر کرنے والا ہے۔ وہ ان چیزوں سے بھی زیادہ (اپنے مقام پر) ثابت آشکارا ہے کہ جنہیں آنکھیں دیکھتی ہیں۔ عقلیں اس کی حد بندی کر کے اس

غیر طریقی، فَلَا يَزِيدُهُ بَعْدُهُ عَنِ الظَّرِيقَةِ إِلَّا بُعْدًا مِنْ حَاجَتِهِ، وَ الْعَامِلُ بِالْعِلْمِ كَالسَّائِرِ عَلَى الظَّرِيقَةِ الْوَاضِحِ، فَلَيُنْظُرْ نَاظِرٌ: أَسَاءَهُ هُوَ أَمْ رَاجِعٌ؟!

وَ اعْلَمُ أَنَّ لِكُلِّ ظَاهِرٍ بَاطِنًا عَلَى مِثَالِهِ، فَمَا ظَابَ ظَاهِرَهُ ظَابَ بَاطِنَهُ، وَ مَا خَبِثَ ظَاهِرَهُ خَبِثَ بَاطِنَهُ، وَ قَدْ قَالَ الرَّسُولُ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ وَ يُبْغِضُ عَمَلَهُ، وَ يُحِبُّ الْعَمَلَ وَ يُبْغِضُ بَدَنَهُ».

وَ اعْلَمُ أَنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ نَبَاتًا، وَ كُلُّ نَبَاتٍ لَا غُنْيَ بِهِ عَنِ الْمَاءِ، وَ الْمِيَاهُ مُخْتَلِفَةٌ، فَمَا ظَابَ سَقِيَهُ ظَابَ غَرْسُهُ وَ حَلَثَ شَمَرْتُهُ، وَ مَا خَبِثَ سَقِيَهُ خَبِثَ غَرْسُهُ وَ أَمَرَّتْ شَمَرْتُهُ.

-----☆☆-----

(۱۵۳) وَمَنْ ذَكَلَهُ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

يَذَكُرُ فِيهَا بِدِيعَ خَلْقَةِ الْخَفَافِشِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي انْحَسَرَتِ الْأَوْصَافُ عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِهِ، وَ رَدَعَتْ عَظَمَتُهُ الْعُقُولَ، فَلَمْ تَجِدْ مَسَاغًا إِلَى بُلُوغِ غَايَةِ مَلْكُوتِهِ.

هُوَ اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ، أَحَقُّ وَ أَبْيَنُ مِمَّا تَرَى الْعَيْنُونُ، لَمْ تَبْلُغْهُ الْعُقُولُ بِتَحْدِيدٍ فَيَكُونُ مُشَبَّهًا،

تک نہیں پہنچ سکتیں کہ وہ دوسروں سے مشابہ ہو جائے اور نہ وہم اس کا اندازہ لگاسکتے ہیں کہ وہ کسی چیز کے مانند ہو جائے۔

اس نے بغیر کسی نمونہ و مثال کے اور بغیر کسی مشیر کارکے مشورہ کے اور بغیر کسی معاون کی امداد کے مخلوقات کو پیدا کیا۔ اس کے حکم سے مخلوق اپنے کمال کو پہنچ گئی اور اس کی اطاعت کیلئے جھک گئی اور بلا توقف لبیک ہی اور بغیر کسی نزاں و مزاجت کے اس کی مطیع ہو گئی۔

اس کی صنعت کی لاطافتوں اور خلقت کی عجیب و غریب کار فرمائیوں میں کیا کیا گہری حکمتیں ہیں کہ جو اس نے ہمیں چکا دڑوں کے اندر دکھائی ہیں کہ جن کی آنکھوں کو (دن کا) اجالا سکیڑ دیتا ہے، حالانکہ وہ تمام آنکھوں میں روشنی پھیلانے والا ہے اور انہی را اُن کی آنکھوں کو کھول دیتا ہے، حالانکہ وہ ہر زندہ شے کی آنکھوں پر نقاب ڈالنے والا ہے اور کیونکہ حکمتے ہوئے سورج میں ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں کہ وہ اس کی نور پاش شعاعوں سے مدد لے کر اپنے راستوں پر آ جاسکیں اور نورِ آفتاب کے پھیلاوہ میں اپنی جانی پہچانی ہوئی چیزوں تک پہنچ سکیں۔

اس نے تو اپنی ضو پاشیوں کی تابش سے انہیں نور کی تجلیوں میں بڑھنے سے روک دیا ہے اور ان کے پوشیدہ ٹھکانوں میں انہیں چھپا دیا ہے کہ وہ اس کی روشنی کے اجالوں میں آسکیں۔ دن کے وقت تو وہ اس طرح ہوتی ہیں کہ ان کی پلکیں جھلک کر آنکھوں پر لٹک آتی ہیں اور تار کی شب کو اپنا چراغ بن کر رزق کے ڈھونڈنے میں اس سے مدد لیتی ہیں۔ رات کی تاریکیاں ان کی آنکھوں کو دیکھنے سے نہیں روکتیں اور نہ اس کی گھٹاٹوپ اندھیار یاں راہ پیمانوں سے باز رکھتی ہیں۔ مگر جب آفتاب اپنے چہرے سے نقاب ہٹاتا ہے اور

وَ لَمْ تَقْعُ عَلَيْهِ الْأَوْهَامُ بِنَقْدِيٍّ
فَيَكُونُ مُمَثَّلًا.

خَلَقَ الْخَلْقَ عَلَى غَيْرِ تَبْيَنِيٍّ، وَ لَا
مَشْوُرَةٌ مُشْبِرٍ، وَ لَا مَعْوِنَةٌ مُعِينٍ، فَتَمَّ
خَلْقُهُ بِإِمْرَهٖ، وَ أَذْعَنَ لِطَاعَتِهِ، فَأَجَابَ وَلَمْ
يُدَافِعْ، وَ انْقَادَ وَ لَمْ يُنَازِعْ.

وَ مِنْ لَطَائِيفِ صَنْعَتِهِ، وَ عَجَائِبِ
خَلْقَتِهِ، مَا آرَانَا مِنْ غَوَامِضِ الْحِكْمَةِ
فِي هَذِهِ الْخَفَافِيَّشِ الَّتِي يَقِضِيهَا الضَّيَاءُ
الْبَاسِطُ لِكُلِّ شَيْءٍ، وَ يَبْسُطُهَا الظَّلَامُ
الْقَابِضُ لِكُلِّ حَيٍّ، وَ كَيْفَ عَشَيْتُ
أَعْيُنُهَا عَنْ أَنْ تَسْتَمِدَ مِنَ الشَّمْسِ
الْمُضِيَّةِ نُورًا تَهْتَدِي بِهِ فِي مَذَاهِبِهَا،
وَ تَتَّصِلُ بِعَلَانِيَّةِ بُرْهَانِ الشَّمْسِ
إِلَى مَعَارِفِهَا.

وَ رَدَعَهَا بِتَلَاؤٍ ضِيَاءُهَا عَنِ الْمُضِيِّ فِي
سُبُّحَاتِ إِشْرَاقَهَا، وَ أَكَنَّهَا فِي مَكَامِنَهَا عَنِ
الذَّهَابِ فِي بَلَجِ ائْتِلَاقَهَا، فَهَيَ مُسَدَّلُهُ
الْجُفُونُ بِالنَّهَارِ عَلَى حِدَاقَهَا، وَ جَاعِلُهُ
اللَّيْلِ سِرَاجًا تَسْتَدِيلُ بِهِ فِي التِّبَاسِ
أَرْزَاقَهَا، فَلَا يَرُدُّ أَبْصَارَهَا إِسْدَافُ ظُلْمَتِهِ،
وَ لَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْمُضِيِّ فِيهِ لِغَسْقِ دُجْنَتِهِ.
فَإِذَا أَلْقَتِ الشَّمْسُ قِنَاعَهَا، وَ بَدَأَتْ أَوْضَاحُ

دن کے اجالے ابھر آتے ہیں اور سورج کی کرنیں سوہار کے سوراخ کے اندر تک پہنچ جاتی ہیں تو وہ اپنی پلوں کو آنکھوں پر جھکا لیتی ہیں اور رات کی تیر گیوں میں جو معاش حاصل کی ہے اسی پر اپنا وقت پورا کر لیتی ہیں۔

سبحان اللہ! کہ جس نے رات ان کے کسب معاش کیلئے اور دن آرام و سکون کیلئے بنایا ہے اور ان کے گوشت ہی سے ان کے پر بنائے ہیں اور جب اڑنے کی ضرورت ہوتی ہے تو انہی پروں سے اوپھی ہوتی ہیں۔ گویا کہ وہ کانوں کی لویں ہیں کہ نہ ان میں پروبال ہیں اور نہ کریاں، مگر تم ان کی رگوں کی جگہ کو دیکھو گے کہ اس کے نشان ظاہر ہیں اور اس میں دو پر سے لگے ہوئے ہیں کہ جونہ اتنے باریک ہیں کہ پھٹ جائیں اور نہ اتنے موٹے ہیں کہ بوجھل ہو جائیں (کہ اڑا نہ جاسکے)۔ وہ اڑتی ہیں تو پچ ان سے چھٹے رہتے ہیں اور ان کی پناہ میں ہوتے ہیں۔ جب وہ نیچے کی طرف جھکتی ہیں تو پچ بھی جھک پڑتے ہیں اور جب وہ اوپھی ہوتی ہیں تو پچ بھی اوپھی ہو جاتے ہیں اور اس وقت تک الگ نہیں ہوتے جب تک ان کے اعضاء میں مضبوطی نہ آ جائے اور بلند ہونے کیلئے ان کے پر (ان کا بوجھ) اٹھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔ وہ اپنی زندگی کی راہوں اور اپنی مصلحتوں کو پہچانتے ہیں۔ پاک ہے وہ خدا کہ جس نے بغیر کسی نمونہ کے کہ جو اس سے پہلے کسی نے بنایا ہو، ان تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے۔

--☆☆--

نَهَارَهَا، وَ دَخَلَ مِنْ إِشْرَاقِ نُورِهَا عَلَى
الضِّيَابِ فِي وِجَارِهَا، أَطْبَقَتِ الْأَجْفَانَ عَلَى
مَاقِيَهَا، وَ تَبَلَّغَتْ بِمَا اكْتَسَبَتْهُ مِنْ
الْبَعَاشِ فِي ظُلْمَمِ لَيَالِيهَا.

فَسُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ اللَّيْلَ لَهَا نَهَارًا وَ
مَعَاشًا، وَ النَّهَارَ سَكَنًا وَ قَرَاءً،
وَ جَعَلَ لَهَا أَجْنِحةً مِنْ لَحْيَهَا تَعْرُجُ
بِهَا عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَى الطَّيْرَانِ،
كَانَهَا شَظَايَا الْأَذَانِ، غَيْرُ ذَوَاتِ
رِيشٍ وَ لَا قَصَبٍ، إِلَّا أَنَّكَ تَرَى
مَوَاضِعَ الْعُرُوقِ بَيْنَهُ أَعْلَامًا،
لَهَا جَنَاحَانِ لَمَّا يَرِقَا فَيَنْشَقَا،
وَ لَمْ يَغْلُظَا فَيَثْقَلَا. تَطْيِيرٌ وَ وَلْدُهَا
لَا صِقٌ بِهَا لَاجِئٌ إِلَيْهَا، يَقْعُ إِذَا وَقَعَتْ، وَ
يَرْتَفِعُ إِذَا ارْتَفَعَتْ، لَا يُفَارِقُهَا حَتَّى
تَشْتَدَّ أَرْكَانُهُ، وَ يَحْمِلَهُ لِلنَّهُوْضِ جَنَاحَهُ، وَ
يَعْرُفَ مَذَاهِبَ عَيْشِهِ، وَ مَصَالِحَ نَفْسِهِ.
فَسُبْحَانَ الْبَارِعِ لِكُلِّ شَيْءٍ عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ
خَلَّ مِنْ غَيْرِهِ!.

-----☆☆-----

مل ”چمگادڑ“ ایک عجیب و غریب پرندہ ہے جو اندھے دینے کے بجائے پچے دیتا ہے، داہم برانے کے بجائے دودھ پلاتا اور بغیر پروں کے پرواز کرتا ہے۔ اس کی انگلیاں جھلی دار ہوتی ہیں جن سے پروں کا کام لیتا ہے۔ ان پروں کا پھیلاوہ ڈیڑھانچے سے پانچ فٹ تک ہوتا ہے۔ یہ اپنے پیروں کے بل پل پھر نہیں سکتا، اس لئے اڑ کر روزی حاصل کرتا اور درختوں اور پھتوں میں الٹا کارہتا ہے۔ دن کی روشنی میں اسے کچھ

نظر نہیں آتا اس لئے غروب آفتاب کے بعد ہی پرواز کرتا ہے اور کیڑے مکوڑے اور رات کواڑنے والے پروانے کھاتا ہے۔ چگاڈڑوں کی ایک قسم پھل کھاتی ہے اور بعض گوشت خوار ہوتی ہیں جو مچھلی کا شکار کرتی ہیں۔ شمالی امریکہ کے تاریک غاروں میں خونخوار چگاڈڑیں بھی بڑی کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ یہ بڑی خطرناک اور مہلک ہوتی ہیں۔ ان کی خوار اک انسانی و جوانی خون ہے۔ جب یہ کسی انسان کا خون چوتھی ہے تو انسانی خون میں زہر سراحت کر جاتا ہے جس کے نتیجہ میں پہلے ہلاکا سامنگار اور دردسر ہوتا ہے پھر سانس کی نالی متورم ہو جاتی ہے، کھانا بینا چھوٹ جاتا ہے، جسم کا نیچے والا حصہ بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔ آخر سانس کی آمد و شدرک جاتی ہے اور وہ دم توڑ دیتا ہے۔ یہ خون آشام چگاڈڑیں اس وقت حملہ کرتی ہیں جب آدمی بے ہوش ہو یا سور ہا ہو۔ جاگتے میں حملہ کم ہوتا ہے اور خون چوتھے وقت درد کا احساس تک نہیں ہوتا۔ چگاڈڑی آنکھ خاص قسم کی ہوتی ہے جو صرف تاریکی ہی میں کام کر سکتی ہے اور دن کے اجالے میں کچھ نہیں دیکھ سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آنکھ کی پتلتی کا پھیلاؤ آنکھ کی وسعت کے مقابلہ میں بڑا ہوتا ہے اور تیز روشنی میں سمع جاتا ہے اور کوئی چیز دکھائی نہیں دیتی۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک بڑی طاقت کے کیمروں سے کھلی روشنی میں تصویر انتاری جائے تو روشنی کی چھوٹ سے تصویر دھنڈی اترتی ہے۔ اسی لئے کیمروں کے شیشہ کا سائز جو منزلہ آنکھ کی پتلتی کے ہوتا ہے چھوٹا کر دیا جاتا ہے تاکہ روشنی کی پکا پچونہ کم ہو جائے اور تصویر صاف اترے۔ اگر چگاڈڑی کی پتلتی کا پھیلاؤ آنکھ کے مقابلہ میں کم ہوتا تو وہ بھی دوسرے جانوروں کی طرح دن کی روشنی میں دیکھ سکتی تھی۔

